

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 ستمبر 1964

پدماوتی آر سریاودیگراں

بنام

کمشنر انکم ٹیکس بمبئی سٹی - 1

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

انکم ٹیکس ایکٹ (11 سال 1922)، ذیلی دفعہ 16 (2)، 49AA اور 10 دسمبر 1947 کا پاک بھارت معاہدہ۔

ٹیکس دہندہ ایک ایسی کمپنی میں حصص دار تھا جو ہندوستان اور پاکستان دونوں میں کاروبار کر رہی تھی۔ اس نے دونوں ممالک میں حاصل ہونے والے منافع میں سے منافع کا اعلان کیا۔ اگلے سال کے لیے اسی طرح ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنے کے بعد، کمپنی نے ایک قرارداد بھی منظور کی کہ ڈیویڈنڈ کی آدھی رقم ایک مقررہ تاریخ پر یا اس کے بعد ادا کی جائے گی اور بقیہ رقم "پاکستان سے ترسیلات زر مفت ہونے کے دو ماہ کے اندر" ادا کی جائے گی۔ ان دو سوالوں پر، یعنی: (1) کیا ٹیکس دہندہ، ڈیویڈنڈ آمدنی کا پاکستانی حصہ حاصل کرنے کے بعد، انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 49AA کی تعمیل میں دوہرے ٹیکس سے بچنے کے لئے دونوں ممالک کے درمیان 10 دسمبر، 1947 کو طے پانے والے ہند-پاکستان معاہدے کی دفعات کے تحت کسی راحت کا حقدار تھا، اور (2) کیا بعد میں ادا کی جانے والی رقم سمیت منافع کی پوری رقم کو کل آمدنی میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ٹیکس دہندگان، ہائی کورٹ نے پہلے سوال کا جواب اس کے خلاف دیا، اور دوسرا، ٹیکس دہندگان کے حق میں۔ ٹیکس دہندگان اور کمشنر دونوں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

حکم ہوا کہ: اپیلیں خارج کی جانی چاہئیں۔

(1) معاہدے کے آرٹیکل IV اور VI سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دائرہ اختیار اپنے قوانین کے تحت اور معاہدے سے قطع نظر جائزہ لے سکتا ہے۔ صرف ٹیکس برقرار رکھنے کی آزادی اور

معاهدے میں بیان کردہ شرائط کو پورا کرنے کی صورت میں کچھ رعایتوں کی اجازت دینے کی ذمہ داری پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ چونکہ آرٹیکل VI (b) کے تحت انکم ٹیکس انسر کے سامنے تشخیص کا کوئی سٹوٹیکٹ پیش نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ٹیکس دہندگان کسی ریلیف کے حقدار نہیں تھے۔ [313D,G, 314A]

(ii) چونکہ ٹیکس دہندگان کو واجب الادا منافع ٹیکس دہندہ کے کسی علیحدہ اکاؤنٹ میں جمع نہیں کیا گیا تھا تا کہ اگر وہ چاہے تو اسے حاصل کر سکے، لہذا یہ مانا جانا چاہئے کہ ڈیویڈنڈ کا پاکستان کا حصہ ایکٹ کی دفعہ 16 (2) کے تحت جمع یا ادا نہیں کیا گیا تھا، وغیرہ، ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ 315B-C-

جے ڈالیا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، دہلی، 53 آئی ٹی آر 83، اس کے بعد۔

ایبیلڈ یوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیلیں نمبری 704 تا 715 سال 1963-

17 مارچ کے فیصلوں اور احکامات کی اپیلیں۔ 1958 میں بمبئی ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس

ریفرنس نمبر 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50 اور 77 سال 1957 میں مقدمہ درج

کیا۔

اپیل کنندگان (CA) نمبر 704، 706، 707، 709، 710، 711، 713 اور 714

سال 1963 میں) اور جواب دہندگان (C.As) نمبر 705، 708، 713 اور 715

سال 1963 میں) کے لئے اے وی وشوناتھ شاستری، ٹی اے رام چندرن، جے بی دادا

چنچی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

ایس وی گپتے، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل، آرگنٹتی ایر اور آراین سچتھی نے اپیل کنندگان (سی

اے نمبر 705، 708، 712، اور 715 سالہ 1963 میں) اور جواب دہندگان (سی

اے نمبر 704، 706، 707، 709، 710، 711، 713 اور 714 میں 1963)

کی طرف سے درخواست گزاروں اور جواب دہندگان (سی اے نمبر 704، 706،

709، 710، 711، 713 اور 714 میں) کی طرف سے درخواست گزاروں کی

طرف سے درخواست گزاروں کو شامل کیا۔

عدالت کا فیصلہ سیکری جسٹس نے سنایا

سیکری جسٹس۔ یہ فیصلہ 17 مارچ 1958 کو بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلوں کی 12 اپیلوں کو نمٹائے گا۔ جس کے تحت ہائی کورٹ نے ان سوالات کا جواب دیا جو جزوی طور پر ٹیکس دہندگان کے حق میں اور جزوی طور پر محکمہ کے حق میں تھے۔ ہائی کورٹ نے جن چار سوالوں کا جواب دیا ہے وہ یہ ہیں:

کیا دفعہ 34 کے تحت 579 روپے کی خالص ڈیویڈنڈ آمدنی (مناسب طور پر جمع شدہ) کو ٹیکس میں لانے کے مقصد سے کارروائی کا آغاز درست تھا؟

2. کیا ڈیویڈنڈ آمدنی کا مذکورہ 'P' حصہ ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی کا حصہ بنتا ہے کیونکہ یہ

اصطلاح انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 2(15) میں بیان کی گئی ہے؟

3- کیا پاک بھارت معاہدے کی شقوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکس دہندگان مذکورہ ڈیویڈنڈ

آمدنی کے تناسب پر کسی 'ریلیف' کے حقدار ہیں؟

4. D . کیا کمپنی کی جانب سے 14-10-1952 کو اعلان کردہ 1,71,992

روپے کے منافع کا دوسرا حصہ گزشتہ سال 2008ء میں تخمینہ سال 1953-54 کے

لئے ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی میں مناسب طور پر شامل ہے؟"

ان سوالوں کے اعداد و شمار شری پرشوتم داس ٹھا کر داس کے بارے میں ہیں۔

CA 709/63 اور CA 713/63 سوالات 1، 2 اور 3 پیدا ہوتے ہیں۔ CA

، 714/63CA، 707/63 CA، 704/63CA، 711/63CA، 710/63

اور 63/706CA میں صرف سوال نمبر 2 اور 3 موجود ہیں۔ سوال 'D' CA

CA ، 712/63 CA ، 705/63 CA ، 708/63 CA اور 712/63 CA

715/63 میں پیدا ہوتا ہے۔ سوال 'D' سے متعلق اپیلیں انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے ہیں

اور سوال نمبر 1 سے 3 پر مشتمل اپیلیں ٹیکس دہندگان کی طرف سے ہیں۔

ٹیکس دہندگان آنجنہانی شری پرشوتم داس ٹھا کر داس کے معاملے میں حقائق بتانا آسان

ہوگا، جنہیں بعد میں ٹیکس دہندگان 'A' کہا جاتا ہے۔ وہ نارنداس راجارام لمیٹڈ کے شیئر

ہولڈر تھے، جو ہندوستان اور پاکستان دونوں میں کاروبار کرتا ہے۔ اسے ہندوستان اور پاکستان دونوں میں منافع حاصل ہوا۔ کمپنی نے مذکورہ منافع میں سے منافع کا اعلان کیا۔ ٹیکس دہندگان 'A' کے معاملے میں، پاکستان میں حاصل ہونے والے منافع کا حصہ تخمینہ سال 1949-50 کے لئے 2,722 روپے تھا۔ 20 مئی 1952 کو I.T.O نے 2,722 روپے کی اس رقم کو کل آمدنی میں شامل کیا لیکن کہا کہ اس رقم کے سلسلے میں کوئی انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے 1949-50 کے جائزے کو دوبارہ کھول دیا کیونکہ ٹیکس دہندہ 'A' انڈسٹریل کارپوریشن لمیٹڈ میں شیئر ہولڈر تھا، اور اس کارپوریشن کے بارے میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (اس کے بعد ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے) کی دفعہ 23A کے تحت ایک حکم جاری کیا گیا تھا۔ اس حکم کے نتیجے میں، انہیں 579 روپے ملے تھے۔ لیکن انکم ٹیکس افسر نے 17 جنوری 1955 کو اپنے نئے تشخیصی آرڈر میں نہ صرف مذکورہ 579 روپے بلکہ 2,722 روپے کی مذکورہ رقم یعنی نارنداس راجارام لمیٹڈ سے حاصل ہونے والے ڈیویڈنڈ کا پاکستانی حصہ بھی چارج کیا۔ ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے 579 روپے اور 2,722 روپے دونوں کے حوالے سے تشخیصی آرڈر کو برقرار رکھا۔ ایپیلٹ ٹریبونل نے بھی اس حکم کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد ایپیلٹ ٹریبونل نے پہلے تین سوالات کا حوالہ دیا۔

ہائی کورٹ نے لیکن مندرجہ ذیل سوال کا حوالہ دینے سے انکار کر دیا:

کیا معاملے کے حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے سیکشن 23(3) کے تحت نارنداس راجا رام اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ سے ڈیویڈنڈ آمدنی کے اس حصے پر دی گئی راحت کو دفعہ 34 (1) (b) کے تحت دوبارہ تشخیص کرتے وقت واپس لیا جا سکتا ہے؟

مذکورہ سوال کے حوالہ کے لئے ٹیکس دہندگان 'A' نے نوٹس آف موشن نکالا۔

ہائی کورٹ نے 17 مارچ 1958 کے اپنے فیصلے کے ذریعے ٹیکس دہندگان کے خلاف تین سوالوں کا جواب دیا۔ ہائی کورٹ نے ایپیلٹ ٹریبونل کو مذکورہ سوال کو "ضمنی سوال" کے طور پر بھیجنے کی بھی ہدایت کی، جسے ایپیلٹ ٹریبونل نے بھیجنے سے انکار کر دیا تھا۔ ایپیلٹ

ٹریبونل کی جانب سے مذکورہ سوال کا حوالہ دینے پر ہائی کورٹ نے 14 اپریل 1960 کے اپنے فیصلے میں ٹیکس دہندگان کے حق میں سوال کا جواب دیا۔

7 فروری 1961 کو ہائی کورٹ نے ٹیکس دہندگان 'A' کو ضروری سٹوفکیٹ جاری کیا۔ تاہم انکم ٹیکس کمشنر نے ضمنی سوال پر ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کی۔

سال 1952-53ء میں نارنداس راجارام اینڈ کمپنی لمیٹڈ سے ٹیکس دہندگان 'A' کو حاصل ہونے والا خالص منافع 1,12,867 روپے تھا جس میں سے 23,167 روپے اس کمپنی کے منافع کی وجہ سے تھے جو پاکستان میں حاصل ہوا تھا۔ I.T.O نے یہ رقم ٹیکس کے طور پر وصول کی اور اس تشخیص کی تصدیق اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل دونوں نے کی۔ دو سوالات ہائی کورٹ کو بھیجے گئے تھے۔ دوسرا سوال وہی ہے جو فیصلے کے آغاز میں پیش کیا گیا سوال نمبر 3 ہے۔ پہلا سوال سوال نمبر 2 کی طرح ہی تھا۔ ہائی کورٹ نے 10 جولائی 1959 کو ایکٹ کی دفعہ 66A (2) کے تحت فٹنس کا سٹوفکیٹ جاری کیا۔

چوتھا سوال 'D' مندرجہ ذیل حالات میں تخمینہ سال 1953-54 کے لیے ٹیکس دہندگان 'A' کے معاملے میں پیدا ہوا۔ 14 اکتوبر 1952ء کو نارنداس راجارام اینڈ کمپنی لمیٹڈ کے عام اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی: "جیسا کہ ذیل میں ذکر کیا گیا ہے، کمپنی کے منافع میں سے منافع کا اعلان کیا جائے گا:

(a) 'A' ترجیحی حصص پر 4 فیصد اور 'ب' ترجیحی حصص پر 4 فیصد کا منافع۔ (b) عام حصص پر انکم ٹیکس سے پاک 32 فیصد کا ڈیویڈنڈ اور 'b' ترجیحی حصص پر انکم ٹیکس سے پاک 13 فیصد کی شرح سے اضافی منافع۔

(c) 16 اکتوبر 1952ء کو اور اس کے بعد حصص داروں کو ڈیویڈنڈ کی رقم کی ادائیگی کی جائے گی جن کے نام 16 اکتوبر 1952ء کو کمپنی کے رجسٹر میں درج ہیں اور دوسری رقم اس تاریخ سے دو ماہ کے اندر ادائیگی کے لیے ملتوی کر دی جائے گی جس تاریخ کو پاکستان سے ترسیلات زر مفت ہوں گی اور رقم وصول کی جائے گی۔

ایکٹ کے دفعہ 20 کے تحت کمپنی کی جانب سے جاری سٹوفکیٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ڈیویڈنڈ کی نصف رقم 16 اکتوبر 1952 کو یا اس کے بعد ادا کی جائے گی اور بقیہ رقم "پاکستان سے ترسیلات زرمفت ہونے کے بعد 2 ماہ کے اندر" ادا کی جائے گی۔ انکم ٹیکس افسر نے ٹیکس دہندگان 'A' کی کل آمدنی میں 1,71,992 روپے کی پوری رقم شامل کی۔ ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور ایپیلٹ ٹریبونل دونوں نے اس کی تصدیق کی۔ ٹیکس دہندگان 'A' کی درخواست پر ٹریبونل نے تین سوالات کا حوالہ دیا۔ پہلا سوال سوال 'D' ہے، دوسرا سوال سوال نمبر 2 سے ملتا جلتا ہے اور تیسرا سوال نمبر 3 سے ملتا جلتا ہے، جسے فیصلے کے آغاز میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے۔

ہائی کورٹ نے سوال 'D' کا جواب نفی میں دیا (یعنی انکم ٹیکس کمشنر کے خلاف) اور دیگر ریفرنسز کی طرح ٹیکس دہندگان کے خلاف۔ ہائی کورٹ نے قانون کی دفعہ 66A (2) کے تحت ٹیکس دہندگان 'A' اور انکم ٹیکس کمشنر دونوں کو سٹوفکیٹ جاری کیے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے تشخیص کے معاملات میں حقائق پیش کیے جائیں، کیونکہ اس میں شامل منافع کی مقدار کے علاوہ، حقائق ایک جیسے ہیں۔

پہلے سوال پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جو ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت کارروائی کے جواز کا نکتہ اٹھاتا ہے، کیونکہ یہ عام بنیاد ہے کہ یہ تعلیمی بن گیا ہے۔ یہ مشترکہ بنیاد اس حقیقت پر مبنی ہے کہ انکم ٹیکس کمشنر نے ہائی کورٹ کے 14 اپریل 1960 کے فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کی ہے۔ اس فیصلے کے ذریعے ہائی کورٹ نے تشخیص شدہ کے حق میں ضمنی سوال کا جواب دے دیا تھا۔

دوسرے سوال کے بارے میں، جناب وشونا تھ شاستری نے درست طور پر تسلیم کیا ہے کہ ڈیویڈنڈ کا پاکستانی حصہ ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی کا حصہ ہے، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2 (15) میں بیان کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ شانتی کے مہیشوری کے معاملے میں اپنے پہلے کے فیصلے پر عمل کیا تھا۔ ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ نے ٹیکس دہندگان 'A' کے خلاف اس سوال کا جواب دینے میں صحیح کہا تھا۔

اگلے سوال میں ایکٹ کی دفعہ 49AA کی تشریح شامل ہے، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت میں موجود تھا، اور 10 دسمبر، 1947 کے ہند-پاکستان معاہدے پر مشتمل ہے۔ مسٹر شاستری کا کہنا ہے کہ معاہدے کی صحیح تشریح کی بنیاد پر ہر اختیار کو معاہدے کے تحت مختص آمدنی کے تناسب پر ہی چارج کرنے کا حق حاصل ہے۔ ریونیو کی جانب سے جواب یہ ہے کہ ہر اختیار کو عام طریقے سے کل آمدنی پر ٹیکس دہندگان کا تخمینہ لگانے کا حق حاصل ہے لیکن اسے معاہدے میں بیان کردہ شرائط کو پورا کرنے کی شرط پر تخفیف کی اجازت دینی ہوگی۔

دفعہ 49AA مندرجہ ذیل شرائط میں تھا:

مرکزی حکومت اس ایکٹ کے تحت اور پاکستان یا برطانیہ میں نافذ العمل قانون کے تحت آمدنی، منافع اور منافع پر دوہرے ٹیکس سے بچنے کے لئے پاکستان یا برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کر سکتی ہے اور سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایسی شقیں کر سکتی ہے جو معاہدے پر عمل درآمد کے لئے ضروری ہوں۔

اس دفعہ کے تحت حکومت ہند اور اختیار پاکستان کی حکومت کے درمیان آمدنی پر دوہرے ٹیکس سے بچنے کا معاہدہ طے پایا۔ معاہدے کے مندرجہ ذیل حصے ہمارے سامنے زیر بحث نکتے کو حل کرنے کے لئے متعلقہ ہیں۔

"آرٹیکل IV۔ ہر اختیار اپنے قوانین کے تحت عام طریقے سے جائزہ لے گا۔ اور اگر اختیار اپنے قوانین کے تحت اس معاہدے کے شیڈول کے کالم 1 میں بیان کردہ ذرائع یا لین دین کے زمروں سے کوئی آمدنی وصول کرتا ہے (جسے بعد میں شیڈول کہا جاتا ہے) اس کے کالم 2 اور 3 میں بیان کردہ فیصد کے مطابق حساب کی گئی رقم سے زیادہ وصول کرتا ہے، تو اختیار تخفیف میں اس طرح کی اضافی رقم پر ادا کی جانے والی کم سے کم ٹیکس کی رقم کے برابر کمی کی اجازت دے گا جیسا کہ فراہم کیا گیا ہے۔ آرٹیکل VI کے لئے۔

آرٹیکل VI (a) دفعہ IV یا V کے تحت استثنیٰ کی اجازت کے مقاصد کے لیے ہر حدِ اقتدار میں اضافی یا دوگنی ٹیکس والی آمدنی پر ادا کیا جانے والا ٹیکس، جیسا کہ معاملہ ہو، ہر دائرہ اقتدار میں ادا کیے جانے والے ٹیکس کا ایسا تناسب ہوگا کہ اضافی یا دوگنی ٹیکس والی

آمدنی ہر دائرہ اقتدار میں ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی پر منحصر ہے۔

(b) جہاں ایک دائرہ اقتدار میں تشخیص کے وقت دوسرے دائرہ اقتدار میں کل آمدنی پر واجب الادا ٹیکس معلوم نہ ہو تو پہلا دائرہ اقتدار تخفیف کی اجازت دے بغیر مطالبہ کرے گا، لیکن ایک سال کی مدت (یا اتنی طویل مدت کے لیے جس کی انکم ٹیکس افسر اپنی صوابدید پر اجازت دے سکتا ہے) مطالبہ کا ایک حصہ تخمینہ تخفیف کے برابر جمع کرے گا۔ اگر ٹیکس دہندہ ایک سال کی مدت کے اندر یا انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ اجازت شدہ کسی بھی طویل مدت کے اندر دوسرے دائرہ اقتدار میں تشخیص کا سٹوفکیٹ پیش کرتا ہے تو، مطالبہ کا غیر جمع شدہ حصہ اس معاہدے کے تحت قابل قبول تخفیف کے مطابق بنائے گا۔ اگر ایسا کوئی سٹوفکیٹ پیش نہیں کیا جاتا ہے، تو تخفیف کام کرنا بند کر دے گی اور بقایا طلب فوری طور پر جمع کر لی جائے گی۔

پدماوتی بمقابلہ سی آئی ٹی، بمبئی (سیکری جسٹس)

شیڈول

(دیکھیے آرٹیکل چہارم)

آمدنی کا ذریعہ یا لین دین کی نوعیت جس سے آمدنی حاصل کی جاتی ہے	آمدنی کا فیصد جو ہر ڈومینین معاہدے کے تحت وصول کرنے کا حق دار ہے	تجصرے	4
1	2	3	5
8 ڈیویڈنڈس	منافع کے تناسب سے ہر ڈومینین کی طرف سے ڈومینین کی طرف سے منافع کا	50 فیصد جس میں سامان فروخت کیا جاتا ہے	شیرز ہولڈر کی جانب سے ادا کیے جانے والے کسی بھی اضافی انکم ٹیکس کے حوالے سے ریلیف ہر ڈومینین کی جانب سے اس معاہدے کے تحت ہر ایک کی جانب سے وصول کی جانے والی کمپنی کے منافع کے تناسب سے دی جائے گی۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ معاہدے کے آرٹیکل چہارم کا ابتدائی جملہ کہ ہر دائرہ اقتدار کو اپنے قوانین کے تحت عام طریقے سے جائزہ لینے کا حق حاصل ہے، واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ہر دائرہ اقتدار معاہدے سے قطع نظر ایک جائزہ لے سکتا ہے۔ لیکن دائرہ اقتدار پر ایک پابندی عائد کی جاتی ہے اور پابندی تشخیص کی طاقت پر نہیں بلکہ تخمینہ کردہ ٹیکس کو برقرار رکھنے کی آزادی پر ہے۔ آرٹیکل IV ہر دائرہ اقتدار کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ شیڈول میں مذکور رقم سے زائد رقم میں کمی کی اجازت دے۔ شیڈول کی اسکیم دونوں دائرہ اقتداروں کے درمیان مختلف ذرائع سے ہونے والی آمدنی کو تقسیم کرنا ہے۔ ڈیویڈنڈ کی صورت میں ہر دائرہ اقتدار "اس معاہدے کے تحت ہر دائرہ اقتدار کے ذریعہ چارج کی جانے والی کمپنی کے منافع کے تناسب سے چارج کرنے کا حق دار ہے۔" یہ ہمیں دوسری اشیاء کی طرف واپس اشارہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ٹیکس دہندگان کی جانب سے جزوی طور پر ایک دائرہ اقتدار میں اور جزوی طور پر دوسرے دائرہ اقتدار میں تیار کردہ اشیاء کے حوالے سے ہر دائرہ اقتدار منافع کے 50 فیصد پر چارج کرنے کا حق دار ہے۔ لیکن شیڈول ہر دائرہ

اقتدار کے اختیارات کو محدود نہیں کرتا ہے کہ وہ ان تمام آمدنی کا عام طریقے سے جائزہ لے جو اس کے قوانین کے تحت ٹیکس کے مستحق ہیں۔ شیڈول صرف اس مقصد کے لئے شامل کیا گیا ہے کہ اجازت دی جانے والی تخفیف کا حساب لگایا جائے۔

آرٹیکل VI بھی اسی نتیجے کی طرف جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس رقم کا کوئی تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا جس پر تخفیف کی اجازت دی جانی ہے، تو مطالبہ میں کمی کی اجازت دیے بغیر مطالبہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مطالبہ کے ایک حصے کو تخمینے کے برابر جمع کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

یہ عام بات ہے کہ انکم ٹیکس افسر کے سامنے دوسرے دائرہ اقتدار میں تشخیص کا کوئی سٹوکیٹ پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔

دوسرا سوال جو باقی رہ گیا ہے وہ سوال 'D' ہے، جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس کمشنر بمقابلہ لکشمی داس ملراج کھٹاؤ (1) کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہ سوال اٹھایا۔ یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ قرارداد نے صرف ایک ہنگامی ذمہ داری پیدا کی ہے، اور، لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ منافع تخمینہ سال 1953-54 کے پچھلے سال میں ادا کیا گیا تھا۔ فاضل ایڈیشنل سالیسٹر جنرل جناب گپتے نے زور دے کر کہا ہے کہ یہ نظریہ غلط ہے لیکن جے ڈالمیا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس دہلی (2) کے معاملے میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے کے پیش نظر اس نکتے پر فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس عدالت نے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ لکشمی داس ملراج کھتو (2) کے فیصلے سے اختلاف کیا تھا۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ یہ رقم ایکٹ کی دفعہ 16 (2) کے تحت جمع کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی کے نفع و نقصان کے اکاؤنٹ میں 5,85,000 روپے جمع کیے گئے جو کہ اعلان کردہ ڈیویڈنڈ کی کل رقم ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ متعلقہ کریڈٹ درج ذیل ہیں:

"ساتویں ڈیویڈنڈ اکاؤنٹ میں

(شیر ہولڈرز کو قابل ادائیگی رقم ہونے کے ناطے)

روپے 5,74,144-4-0

انکم ٹیکس ریزرو اکاؤنٹ

(ڈیویڈنڈ وارنٹ پر انکم ٹیکس کٹوتی کی رقم ہونے کی وجہ سے)

روپے 10,500-0-0

نان ریزیدنٹ شیئر ہولڈرز کا سپر ٹیکس اکاؤنٹ

(غیر رہائشی شیئر ہولڈرز کو ادا کیے جانے والے

ڈیویڈنڈ سے سپر ٹیکس کٹوتی کی رقم کے طور پر)

روپے "355-12-0"

اس کے بعد ادائیگی کے بعد ساتویں ڈیویڈنڈ اکاؤنٹ میں 2,92,500 روپے کا کریڈٹ بیلنس دکھایا گیا جو 5,85,000 روپے کے کل ڈیویڈنڈ میں سے ادا کیا جانا باقی تھا۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ جسٹس ڈالمیا بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، دہلی (2) شاہ جسٹس نے عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا تھا:

"عام طور پر، ڈیویڈنڈ کو دفعہ 16(2) کے معنی کے اندر ادا کیا جاسکتا ہے جب کمپنی اپنی ذمہ داری ادا کرتی ہے اور منافع کی رقم اس کے حقدار رکن کو غیر مشروط طور پر دستیاب کرتی ہے۔"

اس شرط کو بھی پورا کرنا ضروری ہے اگر منافع کا کریڈٹ دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، کریڈٹ ایسی شکل میں ہونا چاہئے کہ منافع رکن کے لئے غیر مشروط طور پر دستیاب ہو۔ یہ نوٹ کیا جائے گا کہ ٹیکس دہندگان کو واجب الادا منافع ٹیکس دہندہ کے کسی علیحدہ اکاؤنٹ میں جمع نہیں کیا گیا ہے، تاکہ وہ، اگر چاہے تو اسے حاصل کر سکے۔ ہائی کورٹ سے پہلے یہ کبھی تجویز نہیں کیا گیا تھا کہ منافع کو کریڈٹ یا تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، ہم سمجھتے ہیں کہ منافع کا پاکستان کا حصہ انکم ٹیکس ایکٹ کے

دفعہ 16(2) کے تحت جمع یا ادا نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔
نتیجتاً تمام اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ تمام فریق اس عدالت میں اپنے اخراجات خود
برداشت کریں گے۔
اپیلیں خارج کر دی گئیں۔